یہ کیسا رشتہ (افسانچے)

مصنف :دیپک بُدکی

ناشر: میزان پبلشرز بٹہ مالو سرینگر

قیمت : ۱۵۰ ہندوستانی روپے

کل صفحات :۱۰۵

مبصر :سہیل سالمؔ

اردو کے افسانوی کائنات میں دیپک بدکی کسی بھی تعارف کے محتاج نہیں۔فکشن حلقوں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا چکے ہیں۔انہوں نے ایک درجن سے زیادہ کتابیں تصنیف کی ہیں۔حال ہی میں ان کے افسانچوں کا مجموعہ ’یہ کیسا رشتہ‘ منصۂ شہود پر آ گیا ہے جو کہ 86 افسانچوں پر مشتمل ہے۔ان کے افسانچوں میں انسانی قدروں کا تنزل ،مصائب و مشکلات اور فرد کے اندرون سے وابستہ مسائل دیکھنے کو ملتے ہیں۔

دیکھا گیا ہے کہ زندگی کے نشیب و فراز میں لوگ انسانی قدروں کا بہت کم خیال رکھتے ہیں۔ ’یہ کیسا رشتہ‘ کے پہلے ہی افسانچے ’ہمدرد‘ میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دیپک بدکی لکھتے ہیں:

''لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں۔کچھ لوگ پہلے اپنا گلاس پورا بھرتے ہیں اور پھر دوسروں کو مدعو کرتے ہیں جبکہ باقی ماندہ لوگ دوسروں کا گلاس بھرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں چاہے ان کا اپنا گلاس خالی ہی کیوں نہ ہو۔'' (افسانچہ'ہمدرد'، یہ کیسا رشتہ ص ۱۵)

اکیسویں صدی کو جنگ وجدل کی صدی بھی کہا جاتا ہے۔طاقت ور ممالک کمزور ملکوں کو اپنی شکنجے میں جکڑنا چاہتے ہیں۔امن وآشتی کی کوئی صورت فی الحال نظر نہیں آ رہی ہے۔خوف ودہشت کے علمبردار خود کو امن کے سالار جتانے میں لگے ہیں۔اس حوالے سے دیپک بدکی کا ایک اور افسانچہ'امن کی آشا' ملاحظہ فرمائیں:

''عراق اور شام پر بم برسانے کے لیے بمبار جہازوں کو رخصت کر کے امریکی صدر پیرس عالمی امن کانفرنس میں شرکت کرنے چلا گیا۔'' (افسانچہ'امن کی آشا'، یہ کیسا رشتہ،ص ۱۶)

دیپک بدکی نے زن وشو کی اُس بے بسی کو بھی سمجھا اور جانا ہے جس میں ایک شوہر اپنی ازدواجی زندگی کے سکون کو درہم برہم ہونے سے بچانے کی خاطر ایک ایسا قدم اٹھانے پر مجبور ہو جاتا ہے جہاں ایک عورت ہی دوسری عورت کی زندگی برباد کرتی ہے۔افسانچہ' کرائے کی کوکھ' میں لکھتے ہیں:

''مسٹر اور مسز فرینک آسٹریلیا سے ہندوستان اس لیے آئے تاکہ کوئی کوکھ کرائے پر لے سکیں۔مسز فرینک بچہ جننے کے قابل نہ تھی۔ایک دوست کی وساطت سے انھوں نے راجستھان کے ایک گاؤں میں ایک مقامی عورت سے رابطہ کرلیا۔ قیمت طے ہوئی اور پھر ضروری کارروائی شروع ہوئی۔جوں ہی ڈاکٹر نے حمل ٹھہرنے کی

ہری جھنڈی دکھائی تو وہ اطمینان سے واپس آسٹریلیا لوٹ گئے۔

(یہ کیسا رشتہ...!ص۷۹)

اگرچہ اس مجموعے کے سبھی افسانچے میری رائے میں اہم ہیں لیکن افسانچہ 'یہ کیسا رشتہ' اتنا منفرد ہے کہ یہ افسانچوں کے اس صحیفے کا سرنامہ بن گیا ہے۔اس افسانچے میں دیپک بدکی نے رشتوں کی اہمیت اور افادیت اور اس کے عوامل کو محاکاتی انداز سے قاری کے سامنے پیش کیا ہے۔مذکورہ افسانے میں میاں بیوی کے باہمی مکالمے پر غور فرمائیں:

''خیر ناشتہ کر کے جب ہم ایک دوسرے سے رخصت ہوئے تو میں نے اپنی اہلیہ سے ناراضی ظاہر کی۔''تم نے اس کی بیوی سے بات کیوں نہیں کی،تم اپنے آپ کو نہ جانے کیا سمجھتی ہو؟''

''وہ کونسی اس کی بیوی ہے،وہ تو اس کی بہو ہے جس کو وہ اپنے پاس رکھتا ہے جبکہ اپنی بیوی کو بیٹے کے پاس رکھ چھوڑا ہے''۔اس نے شرارت بھرے لہجے میں جواب دیا۔'' (یہ کیسا رشتہ...!ص۳۰)

دیپک بدکی کے افسانچے ایک منجھے ہوئے افسانہ نگار کے افسانچے ہیں،جن میں عورتوں کے مسائل،عورتوں کے مصائب و آلام،ان کی خوشیاں،ان کے غم اور ان کی مظلومیت کی مختلف النوع تصویریں دیکھنے کو ملتی ہیں۔عورتوں کی داخلی اور خارجی کیفیات کو افسانچہ نگار نے کمال فنکاری سے پیش کیا ہے۔کتاب میں شامل بیشتر افسانچے سماجی مسائل اور عصر حاضر میں زندگی کے تیزی سے بدلتے ہوئے سیاسی،اقتصادی،اور اخلاقی نظام کا احاطہ کرتے ہیں۔مصنف کو افسانچہ نگاری کی فنی لوازمات پر کامل دسترس حاصل ہے۔مکالمے چست اور رواں ہیں،زبان کرداروں

کے تہذیبی اور سماجی پس منظر نیز ان کے سماجی مقام و مرتبے کے عین مطابق ہے۔ اسلوب میں روانی، تازگی اور شگفتگی ہے۔

دیپک بدکی کافی وقت سے افسانے ،افسانچے اور منی کہانیاں لکھ رہے ہیں۔ وہ گھٹن زدہ معاشرے میں منفی روّیوں سے کراہتی زندگی کے چھوٹے چھوٹے واقعات اور حادثات سے اپنے افسانچوں کے موضوعات کا انتخاب کرتے ہیں۔ ان کے افسانچوں کے کردار ہمارے اردگرد کے ماحول میں چلتے پھرتے نظر آتے ہیں جو ان کی تخلیقات کو قبول عام بخشتے ہیں ۔امید ہے کہ ان کے دیگر افسانوی مجموعے کی طرح ادبی حلقوں میں اس مجموعے کی خاطر خواہ پذیرائی ہوگی۔

☆☆☆